مسئلہ تقلید قرآن وحدیث اور اقوالِ علمائے سلف کی روشنی میں

از مفتی محمد راشد اعظمی
(استاذ دارالعلوم دیوبند)

شائع کردہ: جمعیۃ العلماء ہند، نئی دہلی

کا تحقیقی تنقیدی تبصرہ جائزہ و ردِ بلیغ

از قلم:

محمد رئیس ندوی رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ سلفیہ بنارس

القرآن الکریم

الحدیث

ناشر: منہاج السنۃ النبویۃ لائبریری
حیدرآباد دکن

دیوبندی تحفظ سنت کانفرنس تال کٹورہ اسٹیڈیم دہلی

منعقدہ: ۲، ۳/ مئی/ ۲۰۰۱ء میں انیتس [۲۹] دیوبندیہ کتابوں پر مشتمل مفت تقسیم کئے جانے والے پیکٹ کی ایک کتاب:

''مسئلہ تقلید قرآن وحدیث اور اقوالِ علماء سلف کی روشنی میں''

از: مولانا مفتی محمد راشد اعظمی
استاذ دار العلوم دیوبند
شائع کردہ: جمعۃ العلماء ہند نئی دہلی

پر

محمد رئیس ندوی رحمۃ اللہ علیہ
جامعہ سلفیہ بنارس

۱۷/ جون/ ۲۰۰۱ء

کا تحقیقی و تنقیدی تبصرہ و جائزہ و ردّ بلیغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ کتاب و تمہید

الحمد لله رب العالمين، والصلوة والسلام على محمد خاتم النبيين، و على آله وأصحابه ، و أهل بيته ، و أتباعه إلى يوم الدين و بعد:

یہ بات معروف و مشہور ہو چکی ہے کہ علمبرداران سلفیت کے ہاتھوں تقلید پرستی کی لگاتار شکست وریخت کو دیکھ کر دیو بندیہ اور ان کے حلیفوں و معاونوں کے حواس خبط ہو گئے اور اس خبط الحواسی میں بہت زمانہ تک غور و فکر کے بعد انھیں اپنی سابقہ ڈھونگ بازیوں کے ساتھ اپنی تحفظ سنت کانفرنس کا ڈھونگ رچانا، سوچنا پڑا اور بڑی تیاریوں کے بعد یہ کانفرنس پہلی بار ہندوستان کی راجدھانی دہلی کے تال کٹورہ اسٹیڈیم میں ۲،۳/مئی ۲۰۰۱ء میں منعقد ہو کر اختتام پزیر بھی ہو گئی،اس کانفرنس کی فتنہ سامانیوں و شرانگیزیوں میں ایک جزو یہ بھی داخل ہے کہ انیتس کتابوں پر مشتمل دیو بندی پیکٹ بڑے پیانے پر تقسیم کیے گئے، یہ کتابیں اہل حدیث کے خلاف دیو بندیوں کے لیے نہایت مہلک ہتھیار کے طور پر تیار کرائی گئی تھیں، انھیں کتابوں میں سے ایک کتاب "مسلہ تقلید قرآن و حدیث و اقوال علماء سلف کی روشنی میں از مولانا مفتی محمد ارشد صاحب اعظمی استاذ دارالعلوم دیو بند بھی ہے۔ چونکہ ہم تن تنہا اس دیو بندی پیکٹ والی کتابوں کا تحقیقی جائزہ لے رہے ہیں،اس لیے اس دیو بندی کتاب کا تحقیقی جائزہ بھی لینا پڑ رہا ہے۔

اس کتاب کے نام سے اوپر بموقع تحفظ سنت کانفرنس زیر اہتمام جمعیۃ علماء ہند "**يدالله على الجماعة**" سے نیچے قرآنی آیت:﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾(سورۃ النحل:۴۳) لکھ کر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ فرقہ دیو بندیہ جو چودہویں صدی ہجری میں تولد پذیر ہوا ہے اور جن عناصر سے اس کی تولید عمل میں آئی ہے، ان کا اپنے اس موقف تقلید پر اساسی استدلال اس آیت اور "**يدالله على الجماعة**" والی حدیث نبوی پر ہے، مگر ہم اس سے پہلے والی کتابوں کے رد میں بتلا آئے ہیں کہ دیو بندیہ اور ان کے حلیفوں و معاونین پر یہ حدیث منطبق نہیں ہوتی، کیونکہ اس میں اہل سنت و جماعت پر اللہ تعالی کے دست شفقت ہونے کا ذکر ہے اور دیو بندیہ نیز ان کے حلیف و معاونین اہل سنت والجماعت کے دائرہ سے خارج ہیں اور آیت قرآنیہ مذکورہ پر ہماری تحقیق کئی سالوں پہلے ہماری کتاب "ضمیر کا بحران" میں آچکی ہے، نیز دوسرے علماء اہل حدیث یا بلفظ دیگر

اہل سنت دیوبندیہ کے اس قرآن اور حدیث نبوی والے استدلال کا ابطال کر چکے ہیں، پھر بھی ہمیں اس زیر نظر دیوبندی کتاب کا جائزہ لیناہے۔

والله المستعان على ما يصفون، والحمد لله رب العالمين

محمد رئیس ندوی رحمۃ اللہ علیہ
جامعہ سلفیہ بنارس
۱۷/جون/۲۰۰۱ء

تقلید کا وجوب اور اس کی ضرورت:

کسی خطبہ تمہید کے بغیر عنوان مذکور کے تحت اس کتاب کے چار سے زیادہ صفحات بزعم خویش یہ ثابت کرنے کے لیے سیاہ کیے گئے کہ دین اسلام و شریعت اسلام کے تحفظ کے لیے تقلید پرستی اسی طرح فرض و واجب ہے جس طرح تدوین قرآن و حدیث، اور تقلید شخصی و غیر تقلید شخصی دونوں میں سے ہر ایک کو فرض قرار دے کر کہا گیا کہ خیر القرون کے بعد تقلید شخصی کے وجوب پر اجماع ہو گیا، کیونکہ اس کے بغیر تحفظ دین ممکن ہی نہیں رہ گیا، اس کے بغیر پورے دین میں زبردست خلل ہونے کا خطرہ ہے، اپنے اس دعوی پر دیوبندیہ نے دو احادیث سے اور ایک عبارت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے استدلال کیا، جب کہ ان میں سے کسی ایک میں بھی افتراض تقلید پرستی پر اشارہ بھی نہیں ہے، یہ سراسر تحریف بازی و تلبیس کاری و دجل و فریب ہے۔

افسوس کہ دیوبندیہ کو تواتر سے ثابت ہونے والی اس بات کا علم نہیں کہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے قرآن مجید کی تدوین اپنی زندگی میں کرا گئے تھے اور احادیث نبویہ کی بھی، البتہ کتاب کی شکل میں یکجا نہیں تھی اور فرما گئے تھے کہ میری وفات کے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی پیروی کو لازم پکڑے رہنا، خصوصاً پہلے دو خلفائے راشدین حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی، اور تواتر ہی سے ثابت ہے کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی متفق علیہ رائے و حکم سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے تدوین قرآن کی۔ یوں تو بہت سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس اپنے اپنے تدوین کردہ قرآنی نسخے تھے، جن کی ترتیب اور بعض الفاظ میں قراءت مختلفہ کے سبب اختلاف تھے، خلافت عثانی میں تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشورہ سے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے تیار کردہ نسخے کو ہی برقرار رکھنے کا حکم دیا گیا اور ان کے علاوہ تمام نسخے تلف کر دیے گئے، یعنی اس کی موجودہ شکل میں مدون شدہ نسخہ قرآنی پر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے اور اجماع صحابہ پوری امت کے یہاں حجت ہے اور ذخیرہ احادیث کے بہت سارے نسخے حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے مطابق عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں مدون و مرتب تھے جنہیں بعد والوں نے اپنی اپنی صواب دید کے مطابق یکجا طور پر کتابوں میں مدون کر دیے اور ان دونوں کی تدوین اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ہوئی اور دور صحابہ رضی اللہ عنہم میں اس پر اجماع بھی رہا، نیز فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں صراحت کر دی گئی تھی کہ جس دینی بات پر شریعت کا حکم نہ ہو، اسے دین بنا لینا بدعت و ضلالت اور جہنم رسید کرنے والا جرم عظیم ہے۔ تقلید پرستی کے ناجائز ہونے پر بہت ساری نصوص کتاب و سنت میں موجود ہیں، اس تقلید پرستی کو بہت ساری نصوص کتاب و سنت میں ضلالت و شرک و بد دینی کی جڑ و بنیاد کہا گیا ہے، ان نصوص کا اچھا خاصا و معتد بہ حصہ "نشر الصحيفة في ذكر الصحيح من أقوال أئمة الجرح والتعديل في أبي حنيفة"[المؤلف: أبوعبدالرحمن مقبل بن هادي الوادعي (١٣٥٦هـ ١٩٣٧م- ٣٠ ربيع الآخر ١٤٢٢هـ الموافق ٢١ يوليو ٢٠٠١ م)] میں یکجا نقل کر دیا گیا ہے، ہم نے تقلید پرستی کے ناجائز بلکہ حرام و بدعت و ضلالت و شرک و کفر ہونے پر پانچ

سال پہلے شائع ہونے والی ایک کتاب: "ضمیر کا بحران" میں دلائل شرعیہ واقوال سلف نقل کر دیے اور تمام پرستاران تقلید سے اس کے جواب کا مطالبہ کیا، مگر -'صدائے برنہ خواست'- والا معاملہ ہے۔

شریعت نے اسی طریق خلفائے راشدین وامراء وعلماء کو ماننے کا حکم اہل اسلام کو دیا ہے، جو نصوص شریعت کے خلاف نہ ہوں اور خلاف ہونے کی صورت میں انہیں رد کر دینے کا حکم دیا ہے۔ یہ ساری باتیں مفصل ومحقق طور پر "ضمیر کا بحران" میں موجود ہیں اور یہ تفصیل بھی موجود ہے کہ تقلید پرستی حکم شریعت کے بغیر بلکہ حکم شریعت کیخلاف ایجاد کی گئی اور چوتھی صدی ہجری کے بہت بعد دعوی کیا جانے لگا کہ چوتھی صدی ہجری میں تقلید پرستی کی دیوی کی ایجادو تولید ہوئی اور اس کی پرستش پر اجماع امت ہو گیا، اس دعوی اجماع پر پانچویں صدی ہجری تک کسی معتبر امام اہل سنت والجماعت کی کوئی تحریر نہیں ملتی، بلکہ حنفی تقلید پر دعوی اجماع چھٹی صدی میں کیا جانے لگا، وہ متفقہ طور پر تقلید پرستی کو ممنوع وزیغ وضلال قرار دیے گئے ہیں، اس کے باوجود یہ دعوی اجماع باطل ومکذوب ہونے کے علاوہ کیا ہے؟ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ، مولود ۴۷۶ھ ومتوفی ۵۴۴ھ نے پانچویں صدی گزر جانے کے بعد سات مذاہب مذاہب اربعہ ومذہب سفیان ثوری ومذہب اوزاعی ومذہب داود ظاہری رحمۃ اللہ علیہم کی تقلید پر کوئی اجماع کیا۔(ترتيب المدارك:۱/۹۸-۱۰۲) لیکن اس دعوی اجماع کی امام ذہبی نے تغلیط وتردید کر دی اور بہت سارے ائمہ دین نے بھی۔(سير أعلام النبلاء:۸/۹۰-۹۴)

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ بھی چوتھی صدی میں تقلید پرستی پر دعوی اجماع کی تغلیط کی گئی ہے، اس کی تفصیل ہماری کتاب "اللمحات" میں ہے، پھر جب بدعوی قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ سات مذاہب کی تقلید پر اجماع ہو گیا ہے، تو خلاف اجماع کر کے فرقہ دیوبندیہ نے صرف چار مذاہب ہی کی تقلید پر چوتھی صدی میں دعوی اجماع کیوں کیا؟ جس سے اپنے اس دعوی کی مٹی پلید کیے ہوئے ہیں، حاصل یہ ہے کہ یہ دعوی خالص جھوٹ وغلط ہے کہ چوتھی صدی ہجری میں چار مذاہب کی تقلید پر اجماع ہو گیا ہے اور یہ اجماع ممکن ہی نہیں، جب کہ نصوص کتاب وسنت واقوال سلف میں تقلید کی مذمت وممانعت بیان کی گئی ہے۔

تقلید کے لغوی واصطلاحی معنی:

"قلد"، فعل متعدی ہے، جس کا معنی ہے: گلے میں کوئی چیز بطور ہار پہنانااور حدیث نبوی میں اس کا معنی یہ بتلایا گیا ہے کہ قربانی کے جانوروں کی پہچان کے لیے ان کے گلے میں پھٹے پرانے چپل وجوتے اور اس نوع کی چیزیں لٹکانا، تاکہ معلوم ہو کہ انہیں بروز

عید قربان ذبح کر کے قتل کر دیا جائے گا، تو کیا تقلید پرست قربانی کے چوپائے جانور ہیں، جو بروز عید قربان منی میں یا کہیں ذبح کر دیئے جاتے ہیں، پھر توروئے زمین پر تقلید پرستوں کا وجود بھی معدوم ہو گا، پھر یہ تقلید پرست اتنی بڑی تعداد میں نظر کیوں آرہے ہیں ؟اور تقلید پرستوں نے تقلید کی جو اصطلاح تعریف کی ہے،اس کا حاصل یہ ہے کہ جس شخص کی بات حجت شرعی نہ ہو، اس کی بات کو بلا طلب دلیل معمول بہ بنالینا۔(ضمیر کا بحران، ص:۲۱۳)

معلوم ہوا کہ دیوبندیہ اوران کے حلیفوں کا مذہب کسی شرعی دلیل پر قائم نہیں ہے بعض اوہام واکاذیب ہی ان کا مذہب ہیں اور نصوص واجماع وقیاس شرعی کی طرف رجوع بالاتفاق تقلید نہیں، بلکہ تحقیق ہے۔ ضمیر کا بحران ص:۲۱۳، بحوالہ: **عقد الفريد و مغتنم الحصول و شرح جمع الجوامع)**

معلوم ہوا کہ مذہب اہل حدیث ہر مسئلہ میں تحقیق ودلیل شرعی پر قائم ہے۔ ہماری یہ کتاب شائع ہوئے پانچ سال گزر گئے مگر دیوبندیہ اوران کے حلیفوں کو معلوم ہوتا ہے کہ موت آگئی ہے،اس کا کوئی جواب نہیں بن پڑا، پہلے یہ فرقہ ہماری اس کتاب کا جواب دے کر اپنی زندگی کا ثبوت دے۔

ہماری اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ دیوبندی کتاب "مسئلہ تقلید قرآن وحدیث اور اقوال علماء سلف کی روشنی میں" میں مجموعہ تلبیسات ہے۔ کسی تقلید پرست کا دعوی اجماع اس میدان میں چوتھی صدی کے بعد مقبول و مسموع نہیں ہو گا، بلکہ اس پر چوتھی صدی تک کے مسلم و معروف و مشہور ائمہ کی وہ بات مسموع ہوگی، جو دلائل شرعیہ یعنی نصوص کتاب وسنت و اجماع امت وقیاس شرعی سے مبرہن ومدلل ہو۔

جو آیت دیوبندیہ نے تقلید کے ثبوت میں اس کتاب کے ٹائٹل پیج پر نقل کی ہے،اس کا مطلب ہم "ضمیر کا بحران" میں بتلا آئے ہیں کہ تقلید پرستی کو دین وایمان بنانے والوں کے علاوہ از اول تا آخر پوری امت کا اجماع ہے کہ اس آیت میں ان کفار ومشرکین وملحدین ودہریہ سے کہا گیا ہے کہ اگر تمہیں رسول ونبی کے رسول ونبی ہونے سے انکار ہو تو یہود ونصاری اور دوسری کتب سماویہ کے اہل علم سے پوچھا کہ کیا کسی انسان کا رسول ونبی ہونا ممکن ہے یا ناممکن ؟اگر ان غیر مسلم اہل کتاب سے پوچھنے پر تمہیں اطمینان ہو جائے، تو نبی ورسول کو نبی ورسول مانو، ورنہ نہ مانو، تمہیں اس کا اختیار ہے، ہم نے یہ بات بھی "ضمیر کا بحران" میں واضح کر دی ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ دیوبندی اوران کے حلفاء ایسے مشرک وکفار ہیں جنہیں غیر مسلم اہل کتاب سے تحقیق کرنے کی ضرورت ہے، یعنی کہ دیوبندیہ اوران کے حلفاء درحقیقت غیر مسلم اہل کتاب کے مقلد ہیں، انہیں سے تحقیق

کرکے یہ اللہ ورسول پر ایمان رکھتے ہیں، پھر بھی تو یہ غیر اہل کتاب سے تحقیق ہوئی، تقلید نہیں، لیکن برسبیل تنازل انہیں مقلدین غیر مسلم کو اہل کتاب ماننے کو تیار ہیں، دیوبندیو اوران کے حلیفوں! کہو یہ کون سادھرم ہے؟

وآخردعواناان الحمدلله رب العالمين،والحمدلله الذى تتم به الصالحات

محمد رئیس ندوی رحمۃ اللہ علیہ
جامعہ سلفیہ بنارس
۲۵/اپریل/۲۰۰۲ء

دیوبندی تحفظ سنت کانفرنس تال کٹورہ اسٹیڈیم دہلی

منعقدہ: ۲، ۳/ مئی/ ۲۰۰۱ء میں انیتس [۲۹] دیوبندیہ کتابوں پر مشتمل مفت تقسیم کئے جانے والے پیکٹ کی ایک کتاب:

”مسئلہ تقلید قرآن وحدیث اور اقوالِ علماء سلف کی روشنی میں“

از: مولانا مفتی محمد راشد اعظمی
استاذ دار العلوم دیوبند
شائع کردہ: جمعیۃ العلماء ہند نئی دہلی

پر

محمد رئیس ندوی رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ سلفیہ بنارس

۱۷/ جون/ ۲۰۰۱ء

کا تحقیقی وتنقیدی تبصرہ وجائزہ ورد بلیغ

ناشر: منہاج السنۃ النبویۃ لائبریری
حیدرآباد دکن